بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۹

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | پیر ۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ج ۸ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۴ اخاء/ اکتوبر۔ حضرت سیدۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ - ۵ اخاء/ اکتوبر۔ آج بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں انہوں نے تقویٰ کے مضمون پر روشنی ڈالی۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریر و تقریر میں سب سے زیادہ تقویٰ کے مضمون پر زور دیا ہے اور اسے مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات کی روشنی میں مولانا صاحب نے بتایا کہ تقویٰ اس بات کا نام نہیں کہ انسان موٹی بدیوں کو ترک کر دے بلکہ حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی بدی سے بچے تقویٰ جو محض خدا کے فضل سے ہی میسر آتا ہے اس کے بغیر نجات یا مخلصی ممکن نہیں ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی ہی دعائیں اور نماز و روزہ قبول کیا کرتا ہے۔

○ میرے نسبتی برادر محمد نصیر صدیق کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود مکرم محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری مربی انچارج سیرالیون کا پوتا اور مکرم میجر سید زین العابدین آف کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کا وجود ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ نیک صالح اور خادم سلسلہ بنائے۔ آمین!

(مقصود احمد قمر مربی سلسلہ میانوالی)

○ محترم چوہدری جلال الدین صاحب قمر میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ خدا کے فضل سے اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(احمد حسین کاتب الفضل ربوہ)

○ مکرم طارق محمود طارق صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد شریف صاحب سرہندی لاہور کا نکاح ہمراہ شاہین اختر صاحبہ بنت محترم ظہور الحق صاحب مرحوم مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر ۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کو مکرم رشید احمد صاحب

(باقی صفحہ ۵ پر)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ:

قرآن کریم کے کامل تابعین تنگیوں کی حالت میں بکمال یقین کامل اپنے مولا پر بھروسہ رکھتے ہیں

قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو خدا کی ستاری اُن کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے

وہ خدا کے نور سے اس طرح پُر ہوتے ہیں جیسے ایک مصفّا شیشہ نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوتا ہے:

"ازاں جملہ ایک مقامِ توکل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے اُن کو (قرآن کریم کے کامل تابعین کو) قائم کیا جاتا ہے۔ اور اُن کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے۔ اور نورِ معرفت ایسا اُن کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسبابِ عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دُور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا اُن کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ اُن کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے۔ اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولا کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرتِ ایثار اُن کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق اُن کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض اُن کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان اُن کا عیال ہو جائے۔ اور فی الحقیقت خدائے تعالیٰ کی ستاری مستوجبِ شکر ہے جو ہر جگہ اُن کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو اُن کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے۔ کیونکہ اُن کے تمام کاموں کا خدا متولّی ہوتا ہے جیسا کہ اُس نے آپ ہی فرمایا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔ لیکن دوسروں کو دنیاداری کے دل آزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے....."

(براہین احمدیہ جلد چہارم ص ۴۴۹ حاشیہ در حاشیہ)

"(متابعتِ کلامِ الٰہی اور اتباعِ رسولِ مقبولؐ کرنے والوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ) قادرِ مطلق کا نور اُن کی صحبت میں اُن کی توجہ میں اُن کی ہمت میں اُن کی دعا میں اُن کی نظر میں اُن کے اخلاق میں اُن کی طرزِ معیشت میں اُن کی خوشنودی میں اُن کے غضب میں اُن کی رغبت میں اُن کی نفرت میں اُن کی حرکت میں اُن کے سکون میں اُن کے نطق میں اُن کی خاموشی میں اُن کے ظاہر میں اُن کے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مصفّا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۴۳ حاشیہ در حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم شخصیت سے انٹرویو:

از: شاہد ندیم

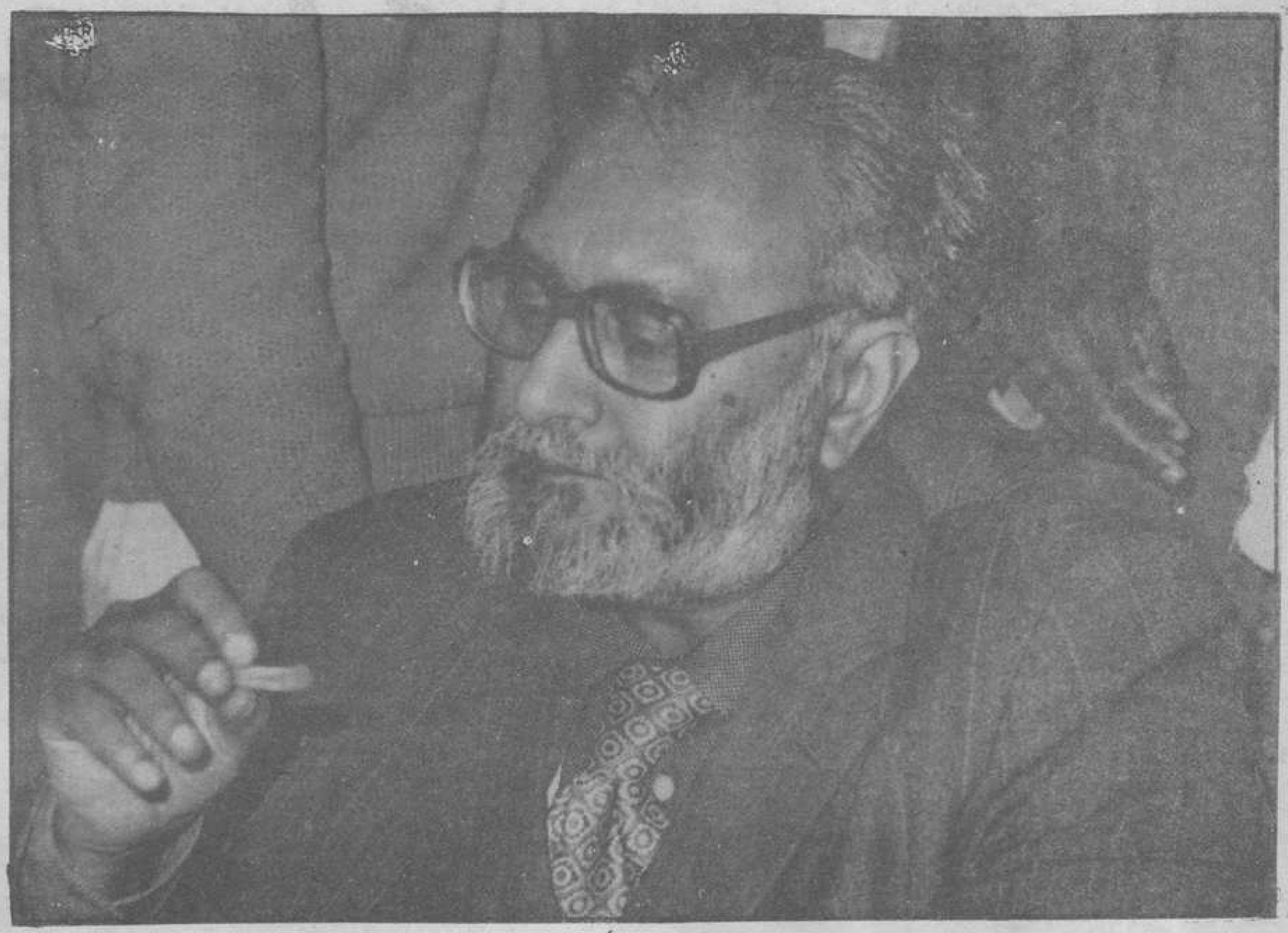

نوٹ

ماہنامہ "ہیرالڈ" (انگریزی) کراچی نے اپنے شمارہ اگست ۱۹۸۴ء میں صفحہ ۱۱۴ تا صفحہ ۱۱۷ پر جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ جریدہ مذکور کے شکریہ کیساتھ اس انٹرویو کا ترجمہ پیش خدمت ہے اس انٹرویو کے مندرجات کی کلیتہً ذمہ داری جریدہ مذکور پر ہے۔

(ادارہ)

"میں پاکستانی پیدا ہوا اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے مروں گا:"

پروفیسر عبدالسلام

قریباً ساٹھ سال قبل جھنگ کے ایک سکول ٹیچر اور معمولی سے زمیندار چوہدری محمد حسین صاحب نے جمعہ کی نماز کے دوران ایک کشف دیکھا۔ اس کشف میں انہیں بتایا گیا کہ ان کے ہاں ایک بیٹا ہوگا جس کا نام "عبدالسلام" ہوگا۔ اس پیشگوئی کے مطابق جیسا کہ بتایا گیا تھا ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام انھوں نے عبدالسلام رکھا۔ جب پروفیسر سلام نے ۱۹۶۸ء میں ایٹم برائے امن کا انعام حاصل کیا تو ان کے والد محترم نے انہیں ایک خط لکھا جس میں انھوں نے تحریر کیا:۔

"بھلا وہ کون سی طاقت تھی
جس نے مجھ سے تمہارا نام
"عبدالسلام" (امن و سلامتی کا خادم)
رکھوایا۔ میں جانتا ہوں کہ تمہیں ایک
اور اعزاز بھی ملے گا۔ انشاء اللہ
تم وہ بھی حاصل کرو گے۔"

اور چوہدری محمد حسین کے بیٹے نے وہ اعزاز بھی حاصل کر دکھایا۔

جب میں پروفیسر عبدالسلام سے انٹرویو کی خاطر امپیریل کالج لندن میں حاضر ہوا تو ان کے دفتر میں ایک اہم شخصیت موجود تھی۔ یہ جان تھامسن تھے جو اقوام متحدہ میں برطانیہ کے نمائندہ ہیں۔ جو نیویارک سے یہاں اپنے والد کے نوبل انعام کی دستاویزات کی فوٹو کاپیاں دیکھنے آئے تھے۔ یہ امپیریل کالج کے ریکارڈ کے لئے یہاں موجود تھیں۔ پروفیسر عبدالسلام بھی اسی امپیریل کالج کے طالب علم رہے تھے اور اب بیس سال سے اس کالج کی نظری طبیعیات کے شعبہ کے صدر ہیں۔ انھوں نے بھی امپیریل کالج کے ریکارڈ میں اپنے نوبل انعام کی دستاویزات جمع کرائی ہیں جو انھوں نے ۱۹۷۹ء میں فزکس کی غیر معمولی خدمات کے صلے میں حاصل کیا تھا۔

"جے پی تھامسن کا اعزاز بڑے مناسب ہاتھوں میں محفوظ ہے۔" میں نے کہا۔ "آپ کا کہاں ہے؟"

پروفیسر سلام مسکرائے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ طنزیہ مسکراہٹ تھی یا افسردگی کی غماز۔ کیونکہ ان کی قریباً سفید داڑھی نے یہ تاثر چھپا رکھا تھا:۔

"مجھے یقین نہیں ہے کہ میرے بچوں کو یہ علم ہوگا کہ یہ کہاں ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے کالج (پاکستان میں) کے طلباء کو اس کی فوٹو کاپی بھی دیکھنے اور اس پر فخر کرنے کا موقعہ بھی نہیں مل سکے گا کیونکہ میرے کالج نے کبھی اس کی کاپی یا نوبل انعام کی کوئی دستاویز مجھ سے بھجوانے کی فرمائش نہیں کی۔"

میں جانتا تھا کہ دبیز شیشوں کے پیچھے ان کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

پروفیسر صاحب موصوف نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کیا اور پھر کئی سال وہاں پڑھاتے رہے اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ کالج کی فٹبال ٹیم کی بھی نگرانی کرتے رہے۔ لیکن اس کالج کو اپنے اس ہونہار ترین فرزند کے بارے میں کسی دستاویز کی طلب نہیں۔ جو مسلم ممالک میں پہلا سائنسدان اور پہلا پاکستانی ہے جس نے نوبل انعام حاصل کیا۔ یہ اعزاز حاصل کرنے کے بعد انھیں دنیا بھر سے دعوت نامے موصول ہوئے۔ تمام بڑے ملکوں کی یونیورسٹیوں نے انھیں اعزازات دیئے (جس میں بھارت کی علی گڑھ مسلم، گورونانک اور بنارس ہندو یونیورسٹیاں بھی شامل ہیں) لیکن ان کو نہیں بلایا گیا تو ان کی مادر علمی کی طرف سے نہیں بلایا گیا۔

اس افسوسناک بے رخی کا مظاہرہ اس شخص کے ساتھ کیا جا رہا ہے جس نے سائنس کی دنیا میں اپنے ملک کے کسی بھی دوسرے فرد سے بڑھ چڑھ کر اپنے ملک کا نام روشن کیا۔ یہ صورت حال ان کی مادر علمی سے ہی مخصوص نہیں۔ بلکہ یہ اس رویہ کو بھی ظاہر کرتی ہے جو ان کا وطن اور اہل وطن عبدالسلام سے روا رکھے ہوئے ہیں۔ اُس عبدالسلام سے جس نے سائنس کی تاریخ میں ناقابل فراموش سنگ میل نصب کئے ہیں۔ کئی عبدالسلام ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہیں ان کی سائنسی سوچ کے خلاف تعصب کی بناء پر، اور معاشرے کی بگڑی ہوئی اقدار کی بناء پر پہلے بھی گنوایا جاتا رہا اور آج بھی گنوایا جا رہا ہے۔ لیکن کوئی بھی چیز پروفیسر عبدالسلام کو نہ روک سکی ہے اور نہ روک سکتی ہے۔ جنگِ عظیم دوم نے ان کو سول سروس میں جانے سے بچا لیا اور گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل نے ان کو نچلی سطح کی سائنسی ریسرچ کے لئے وقف ہونے سے بچا لیا کیونکہ ان کی رپورٹ پر پرنسپل نے یہ ریمارک درج کیا کہ "سلام کوئی اچھا استاد نہیں۔" لیکن عبدالسلام کبھی بھی نہیں رکا۔ اور اس نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ اب ساٹھ برس کی عمر کو پہنچنے کے باوجود جھنگ میں پیدا ہونے والا یہ راجپوت ایک کے بعد دوسرا ملک فتح کرتا جا رہا ہے۔ اور اپنی عمر کے سالوں سے زیادہ عالمی اعزازات حاصل کر چکا ہے۔ جس میں ایٹم برائے امن، یونیسکو کا آئن سٹائن ایوارڈ، دی برٹش رائل میڈل، دی چیک پیس میڈل، اور کیمبرج کے ہاکنز اور ایڈمز ایوارڈ شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی "کمزور اور برقی مقناطیسی قوتوں کے اتحاد کی تھیوری" - "GUAGE UNIFICATION OF WEAK AND ELECTRO-MAGNETIC INTERACTIONS" کی بناء پر نوبل انعام حاصل کیا جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ توانائی کی چار اقسام میں سے دو قسمیں دراصل ایک ہی قوت کی دو شاخیں ہیں اور اس طرح سے انہوں نے نظری فزکس کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا تھا اور اب ان کو ایک اور نوبل انعام ملنے کا بڑا واضح امکان پیدا ہو رہا ہے اور تاریخ میں ان کا مقام نیوٹن اور آئن سٹائن کے برابر قرار دیا جائے گا۔ جبکہ توانائی کی وحدانیت کے بارے میں ان کے نظریات ان تجربہ گاہوں میں ثابت ہو جائیں گے جہاں پر ان نظریات کی تصدیق کے لئے کام جاری ہے۔

عام آدمی سوچ سکتا ہے کہ ایک سائنسدان جو اتنی ترقی یافتہ اور نظریاتی طبیعیات کے میدان میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہو وہ بڑا خشک اور غیر دلچسپ شخص ہوگا یا کم از کم اس کے ذہن پر ہر وقت اپنی ریسرچ سوار رہتی ہوگی۔ یہ بات کسی اور کے بارے میں شاید درست ہو مگر پروفیسر سلام کے بارے میں نہیں۔ وہ ترقی پذیر ملکوں میں خصوصاً مسلمان ملکوں اور تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس کی ترقی کے ایک متحرک اور مسلسل سرگرم داعی ہیں۔ ٹریسٹے، اٹلی میں واقع انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (عالمی ادارہ برائے نظری طبیعیات) جس کے وہ خود ہی بانی اور ۱۹۶۴ء میں اس کے قیام کے وقت سے اس کے سربراہ چلے آ رہے ہیں۔ وہ واحد ادارہ ہے جہاں تیسری دنیا کے ماہرین طبیعیات آ کر مغربی دنیا کے ماہرین طبیعیات سے رابطہ قائم کرتے ہیں اور اپنی ریسرچ کا کام جاری رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اقوام متحدہ کے ان سترہ "نابغۂ روزگار افراد" میں بھی شامل ہیں جو اقوام متحدہ کو مشورے دیتے ہیں کہ دنیا بھر میں سائنس کو امن اور انسانیت کی بہبود میں کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ اقوام متحدہ میں کئی دیگر اہم عہدوں پر بھی فائز رہے ہیں جہاں انہوں نے تیسری دنیا کا کیس بڑے زوردار طریق سے پیش کیا ہے۔ پاکستان ہمیشہ ان کے لئے طاقت کا بھی اور کمزوری کا بھی باعث رہا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنا تمام تر اثر رسوخ اور وہ سرمایہ جو اپنے حاصل کردہ اعزازات سے حاصل کیا ہے، پاکستان میں سائنسی ریسرچ کی ترقی میں صرف کیا ہے۔

پروفیسر سلام نوبل انعام حاصل کرنے والے وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نوبل انعام قبول کرنے کے موقع پر اپنے خطاب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے کیا۔ اس کے علاوہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر اچکن اور شلوار زیب تن کی سر پر پگڑی پہننے کے علاوہ پیروں میں کھسا پہنا۔ اور وہ پہلے شخص ہیں جو اپنے نواسے کو ساتھ لے کر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر ان کو فاؤنڈیشن (نوبل انعام دینے والا ادارہ) کی طرف سے آنے والی ایک خاتون کے سامنے پیش ہونا پڑا تاکہ اس بات کی یقین دہانی حاصل کی جا سکے کہ ان کے نواسے اس موقعہ پر کوئی اپنی تقریر نہیں کریں گے۔ اگلے روز کے اخبارات جھنگ کے اس عجیب آدمی کے تذکرے سے پُر تھے۔ اس موقعہ پر کھینچی جانے والی تصاویر میں وہ ہر جگہ چھائے ہوئے نظر آتے تھے۔ ان میں سے ایک تصویر کے نیچے یہ لکھا تھا:

"جناب پروفیسر سلام! یہ انعام آپ کا ہی حق ہے!"

سوال: جناب پروفیسر سلام! ایک معاشرہ جو سائنسی خیالات کی حوصلہ شکنی کرتا ہو، ایک انتظامیہ جس کے پاس سائنس کے لیے کوئی وقت یا رقم نہ ہو، ایک بیوروکریسی جس کے پاس سائنسدانوں کے لیے بے رخی کے سوا کچھ نہ ہو، ایک ایسی تاریخ جس میں صدیوں سے کوئی عالمی پایہ کا سائنسدان پیدا نہ ہوا ہو، ان ناموافق حالات نے ایک عبدالسلام کو کس طرح جنم دیدیا؟

جواب: میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے ملک میں یا مسلم دنیا میں جوہر قابل کی کمی ہے جب بھی کوئی موقعہ آیا ہے ہم نے ہمیشہ کامیابی حاصل کی ہے۔ ہر قوم میں ذہانت کا جوہر ہوتا ہے چینیوں کی ذہانت یا مثلاً جاپانیوں کی ذہانت کا راز ان کی اجتماعی کوششوں میں مضمر ہے لیکن پاکستانیوں کی ذہانت کا بہترین اظہار ان کے انفرادی طرز عمل میں نظر آتا ہے۔ میں اس کا موازنہ فرانسیسی ذہانت سے کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میں نے ہمیشہ فرانسیسی نظام تعلیم کو اس برطانوی نظام تعلیم پر ترجیح دی ہے جو ہمیں ورثہ میں ملا ہے۔ آپ نے بیوروکریسی کے رویہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کی تربیت برطانوی انداز میں ہوتی ہے جس میں وہ اپنے بیوروکریٹ کو کلاسیکل لٹریچر اور عمومی علوم پڑھاتے ہیں اور اس کے بعد یہ یقین کر لیتے ہیں کہ گھوڑ سواری اور تیراکی کے بارے میں چند اسباق پڑھ کر وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ آج وہ کسی محکمہ یا پولیس کے سربراہ بن سکیں اور کل کو پلاننگ کمیشن کے سربراہ کا کام سنبھال سکیں۔ ان کی ساری تگ و دو یہیں تک محدود ہوتی ہے خود برطانیہ کو دیکھ لیں۔ ایک نااہل بیوروکریسی نے ان کے ملک کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ فرانسیسی اور جرمن بیوروکریٹس نے انکو یورپین برادری میں شکست فاش دیدی ہے۔

آیئے میں آپ کو ایک کہانی سناؤں کہ اس طرح کی تربیت سے ہمارے بیوروکریٹس پر کیا اثر پڑتا ہے۔ جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھایا کرتا تھا میں ایک روز پلاننگ کمیشن کے سربراہ سے ملنے گیا (آپ کو پتہ ہے۔ وہ اس عہدے سے پہلے پولیس کے سربراہ تھے ..... خیر!) ہمیں اس وقت بعض رہائشی مشکلات درپیش تھیں۔ مہاجروں کے مسائل کی وجہ سے کوئی مکان نہ ملتا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اس بارے میں کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے انہوں نے جواب دیا "ہر کوئی فٹے پاتھوں پر سو رہا ہے۔ آپ بھی ایسا ہی کریں۔" میں نے ان سے سوال کیا "آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ کے پاس تو ایک بڑا بنگلہ ہے۔" ان کا جواب تھا "وہ میں نے اپنے ذرائع سے تعمیر کیا ہے۔" تب میں نے تجویز پیش کی کہ اس منصوبہ بندی میں سائنسدانوں کو شامل کیا جائے۔ ان کا جواب یقیناً بہت شاندار تھا۔!! انہوں نے کہا "دیکھو! سائنسدان باورچیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ جو مختلف اشیاء کو ایک ترتیب میں لے آتے ہیں۔ میں باورچیوں کو اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ گھر کا نظام سنبھال کر بیٹھ رہیں۔" اب ایسی جگہ پر کوئی

توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود فرماتے ہیں:۔

"انسان کی فطرت ہی میں اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی نقش کیا گیا ہے۔ اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔ ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے۔ مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر ایک چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی۔ اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے۔ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔ زمین کو لو اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول۔ الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ الآیۃ۔ میں بتلاتا ہے جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اس کے لئے زمین و آسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۳-۶۴)

"مذہب حق وہ ہے جس پر باطنی شریعت بھی شہادت دے اُٹھے۔ مثلاً ہم ..... اصول توحید کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی حقانی تعلیم ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں توحید کی تعلیم ہے اور نظارہ قدرت بھی اس پر شہادت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو متفرق پیدا کر کے وحدت ہی کی طرف کھینچا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت ہی منظور تھی۔ پانی کا ایک قطرہ اگر چھوڑیں تو وہ گول ہوگا۔ چاند، سورج سب اجرام فلکی گول ہیں۔ اور کرویت وحدت کو چاہتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنسی یا فکری ترقی کس طرح رونما ہو سکتی ہے جبکہ وہ لوگ جو اعلیٰ عہدوں پر ہیں اس کے لیے اتنی نفرت رکھتے ہوں۔ فرانسیسی نظام میں انہوں نے پولی ٹیکنیک ادارے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں پر منتخب نوجوانوں کو مختلف طرز کی تعلیم اور ٹریننگ دی جاتی ہے اور پھر ان کے متعلقہ شعبوں میں ان کو اہم پوزیشنوں پر فائز کیا جاتا ہے۔

سوال: ۔ لیکن سوال صرف بیوروکریسی ہی کا تو نہیں ؟ ۔

جواب: ۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں دراصل خرابی یہ ہے کہ کسی قسم کی علمی اور ذہنی کاوشوں کا کوئی احترام نہیں کیا جاتا۔ آپ خواندگی کی شرح کو دیکھیں: یہ اندوہناک حد تک کم ہے ان ممالک سے بھی کہیں نیچے ہے جو ہماری طرح کے مسائل ہی کا شکار ہیں۔ ہمارے ہاں چھ سے گیارہ سال کے بچوں کی خواندگی کی شرح صرف ۴۵ فیصد ہے۔ جبکہ ترقی پذیر ملکوں کی یہ شرح خواندگی اوسطاً ۶۴ فیصد ہے۔ ملائیشیا کی ۹۲٪ شام کی ۹۲ فیصد، الجزائر کی ۷۳ فیصد، بھارت ۶۶ فیصد اور بنگلہ دیش ۵۳ فیصد ثانوی تعلیم کی سطح پر (۱۲ سے ۱۷ سال کی عمر تک) یہ شرح ہمارے ہاں ۱۳ فیصد ہے جبکہ ترقی پذیر ملکوں میں اس کی اوسط ۳۸ فیصد ہے۔ یونیورسٹی کی سطح پر یہ ہمارے ہاں محض ۳ فیصد ہے۔ جبکہ ترقی پذیر ملکوں میں اس شرح کی اوسط ۹ فیصد ہے۔ اس صورت حال کی ذمہ داری صرف حکومت یا سول سروس کے رویہ یا نوآبادیاتی نظام پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ ہم سب اس افسوسناک صورتحال کے ذمہ دار ہیں۔ ہمارے اکثر سیاسی یا سماجی مسائل کا تعلق تعلیم میں اس کمی سے ہے۔ اگر ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس رویہ کو بدلنا ہوگا یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ بڑے مختصر عرصہ میں اور ایک نسل کے عرصہ کے اندر ہی یہ ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ساری برطانوی بیوروکریسی کی روایات ایک سکول رمکتبہ فکر، اور ایک شخص میں مجسم ہیں۔ یعنی ڈاکٹر آرنلڈ کے ہیرو سکول HARROW SCHOOL میں۔ شاید وہ ولنگٹن تھا جس نے یہ کہا تھا کہ واٹرلو کی جنگ ہیرو سکول کے میدانوں میں جیتی گئی تھی ؟

سوال: ۔ لیکن مسلمانوں میں علم اور سائنس اتنی بری حالت میں ہمیشہ تو نہیں تھے ؟

جواب: ۔ یقیناً نہیں۔ مسلمانوں نے سائنس اور فلسفہ کی ترقی میں عظیم خدمات انجام دی ہیں اور میں نے اس نکتہ پر کئی جگہوں پر زور دیا ہے۔ ان میں نوبل انعام دیئے جانے کی تقریب میں میری تقریر بھی شامل ہے۔ سارٹن نے اپنی کتاب "ہسٹری آف سائنس" میں سائنسی ترقی کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ مثلاً ۴۰۰ سے ۵۰۰ قبل مسیح کو افلاطون کا دور قرار دیا ہے، وغیرہ۔

۷۱۰ء سے ۱۱۰۰ عیسوی کا دور مسلمان سائنسدانوں کا ناقابلِ شکست مسلسل دور ہے جس میں جابر، خوارزمی، رازی، مسعودی ابوالوفاء البیرونی، اور عمر خیام جیسے لوگ شامل ہیں۔ اس کے بعد کے ڈھائی سو سال کے عرصہ میں مسلمان سائنسدان مثلاً ابن رشد طوسی اور ابنِ نفیس جیسے لوگ اس دور میں دوسروں کے ساتھ شامل رہے ہیں۔ لیکن جب اسلام ہندوستان میں آیا تو اسلام کی سائنسی روایات قریباً ختم ہو کر رہ گئیں بلکہ ہوا یہ کہ اس دور میں ہمیں اَن پڑھ بادشاہ ملے جن کو اگر کوئی خیال تھا تو محض اپنی ذاتی جاہ و حشمت کا تھا۔ انہوں نے اگر کوئی چیز باقی چھوڑی ہے تو مقبرے! کسی مسلمان بادشاہ نے سکولوں کالجوں یا یونیورسٹیوں پر رقم خرچ نہیں کی۔ اور یہ رویہ اب تک جاری ہے۔ آپ فوجی خدمات کے صلہ میں مربعے ملنے کے بارے میں تو سنتے رہتے ہیں لیکن کیا کبھی آپ نے یہ بھی سنا ہے کہ کسی علمی کارنامے کے عوض کسی کو کبھی زمین دی گئی ہو۔

سوال: ۔ لیکن بعض اوقات بعض ادیبوں اور دانشوروں کو تو پلاٹ یا اعزازات ملتے ہیں۔

جواب: میں اس قسم کے انعام کی بات نہیں کر رہا۔ میں جو بات سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کو علم کا احترام کرنا پڑے گا۔ اور اس کو اس کا صحیح مقام دینا ہوگا تاکہ ذہین نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہو کہ وہ ریسرچ کرنے والے دانشور اور سائنسدان بن سکیں۔ اس کام کے لیے آپ کو مالی تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے آپ کو ذہنی سکون اور معاشرے کی طرف سے حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ سکالرشپ، انعامات، اعزازات — انکی اہمیت اس حوصلہ افزائی میں پوشیدہ ہوتی ہے جو اس کے ذریعے سے ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو اپنی سائنسی ریسرچ کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جب امام غزالی نے چالیس سال کی عمر میں یہ دیکھا کہ قدیم اور فرسودہ مذہبی تعلیم کا حصول ان کی حقیقی منزل نہیں تو انہوں نے اس سارے سلسلے کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت ان کو اپنے کنبہ کے لیے فکر پیدا ہوئی۔ بعد میں انہوں نے لکھا کہ ان کو اپنے بچوں کی فکر کی کوئی ضرورت نہ پڑی کیونکہ بصرہ میں کسی عالم کے لیے یہ کوئی مسئلہ نہ تھا کہ اپنے کنبہ کی دیکھ بھال کی فکر کرتا۔ لیکن ذرا غالب کو پیش آنے والی مشکلات پر بھی غور کریں۔ ان کو نوابوں سے وظائف حاصل کرنے میں کتنی دشواریاں پیش آئیں یا اقبال کی مثال ہے جن کی مالی حالت خستہ تھی۔ یا کم از کم یہ کہ وہ بغیر سکالرشپ کے یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے لیے جانے کے قابل نہ تھے۔ آج کوئی ایک بھی مامون الرشید نہیں ملتا۔

سوال: ۔ میں اپنے پہلے سوال کی طرف واپس آتا ہوں آپ نے اس مایوس کن صورتِ حال میں کس طرح ترقی حاصل کی ؟ مجھے اس میں اس لیے دلچسپی ہے کہ شاید اس میں کوئی ایسی مثال پوشیدہ ہو جس کی دوسرے لوگ بھی پیروی کر سکیں۔

جواب: ۔ ذاتی طور پر میں بڑا خوش قسمت تھا کہ میرے والد صاحب ایک ایسے آدمی تھے جن کو علم سے محبت تھی۔ اگرچہ وہ مجھے سول سروس کا ایک آفیسر بنانا چاہتے تھے، تاہم جب انہوں نے دیکھا کہ مجھے سائنس سے دلچسپی ہے تو انہوں نے ہر ممکن طریق پر میری حوصلہ افزائی پر کمر باندھ لی۔ میرے ایک چچا جو بعد میں میرے سسر بنے وہ بھی بہت علم دوست آدمی تھے اور ان کا مجھ پر بڑا اثر تھا۔ اس وقت مجھے بہت محبت کرنے والے اور محنتی اساتذہ بھی میسر آئے۔

مجھے آٹھویں جماعت کے اپنے استاد مولوی عبداللطیف صاحب یاد ہیں۔ جب میں نے ایک سوال بڑی جلدی سے حل کیا تو انہوں نے مجھے ایک پیسہ انعام دیا اور اپنی آنکھوں میں آنسو لا کر بولے، "اگر میرے پاس کوئی خزانہ ہوتا تو وہ بھی میں تمہیں دے ڈالتا۔" اس کے علاوہ میرے انگلش کے استاد شیخ اعجاز احمد تھے۔ جنہوں نے میری یہ عادت چھڑانے کے لیے بڑی کوشش کی کہ میں بڑے بڑے الفاظ غلط جملوں کے ساتھ استعمال کرتا تھا۔ بعد ازاں میں خوش قسمتی سے کیمبرج آنے میں کامیاب ہو گیا جو تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک آئیڈیل جگہ ہے۔ یہاں محنتی طالب علموں کی قدر کی جاتی تھی ان کا مذاق نہیں اڑایا جاتا تھا اس کے علاوہ علمی لحاظ سے بڑی بھاری بھرکم شخصیات تھیں جو یہاں پڑھاتی تھیں۔ یہاں کے طلباء نیوٹن اور میکسویل کی طرح ان سے اکتساب کرتے تھے۔ لوگ عالم اور سکالر کس طرح بنتے ہیں؟ اپنے ہم عصروں کی وجہ سے ان کی اندرونی توانائی اور ہمت دوسروں کے ذریعہ اپنا رخ متعین کرتی اور ان کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔ اسی لیے میں ہمیشہ اس پر زور دیتا ہوں کہ علمی ماحول قائم کیا جانا چاہیئے اور مختلف اداروں کے سکالروں اور سائنسدانوں کو آپس میں ملنا جلنا چاہیئے۔

سوال: ۔ اس ضمن میں آپ پاکستان کے لیے کیا تجویز کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے آپ نے کیا کچھ کیا ہے ؟ آپ ایسے عہدوں پر رہے ہیں کہ آپ پالیسیوں پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔

جواب: ۔ مجھے زندگی بھر میں دو بڑی مایوسیوں سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اوّل پاکستان میں سائنسدانوں کے مقام و مرتبہ کا بہت کم ہونا۔ دوسرے اسلامی ممالک میں سائنس کی افسوسناک حالت۔ میں ان دونوں مایوس کن صورتوں کو دور کرنے کے لیے جو میرے بس میں ہے پوری کوشش کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ سائنسدان پیدا کیے جائیں اور اس مقصد کے لیے سکالرشپ انعامات، فاؤنڈیشن وغیرہ جاری کرنا وہ اقدامات ہیں جو سب کو معلوم ہیں۔ یہ گویا بنیادی چیزیں ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ صرف تعداد ہی کافی نہیں لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ تعداد حاصل کر لیتے ہیں تو یقیناً ایک مرحلے پر جا کر آپ معیار بھی حاصل کر لیں گے۔ کیا آپ کو علم ہے کہ پاکستان کی ۱۹ یونیورسٹیوں میں صرف ۴۵ پی ایچ ڈی افراد ہیں۔ لندن کے اکیلے امپیریل کالج میں ۱۵۰ پی ایچ ڈی ہیں۔ تمام اسلامی دنیا میں ۴۵ ہزار ریسرچ اور ترقیاتی کاموں کے سائنسدان ہیں جبکہ اکیلے اسرائیل میں ان کی تعداد ۳۶ ہزار ہے۔

نوبل پرائز حاصل کرنے کے بعد جب مجھے پاکستان بلایا گیا تو میں نے تجویز کیا کہ میری انعامی رقم اور حکومت کی طرف سے رقم ملا کر ایک فاؤنڈیشن قائم کیا جائے جو سائنس کے طلباء کو سکالرشپ اور انعامات دے۔ بدقسمتی سے اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ لیکن میں نے اپنا کام کیا اور اپنے انعام کی رقم سے ایک فاؤنڈیشن قائم کر دیا۔ ۶۰ ہزار ڈالر اس کام کیلئے کافی تو نہیں لیکن کم از کم کچھ طلباء تو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ قریباً ۵۰ ہزار سال، اور پچھلے سال ہم نے ایک ہزار ڈالر کا انعام ایک خاتون ماہر طبیعیات کو بھی دیا ہے اس سال ممکن ہے کسی ریاضی دان کو یہ انعام ملے۔ اسی طرح جب میں نے ایٹم برائے امن کا انعام حاصل کیا تو میں نے یہ رقم جھنگ سائیبول اور لاہور کے سکولوں اور کالجوں میں لیبارٹری کا سامان بہتر بنانے کے لئے دے دی۔ ماہرین طبیعیات کا نتھیا گلی سمر سکول جو پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا ادارہ ہے۔ یہ میں نے ۱۹۷۶ء میں قائم کروایا تھا۔ یہ اب بھی اٹامک انرجی کمیشن کے تحت کام کر رہا ہے۔

سوال: ۔ سائنس کی ترقی کے لئے کوئی نئی تجاویز ؟ اور کیا آپ ان میں سے کسی پر عمل کرا رہے ہیں ؟

جواب: ۔ جی ہاں! چین کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان ٹی۔ ڈی۔ لی نے جو اب امریکی شہری ہیں ایک منصوبہ شروع کیا ہے اس سے میں متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے چینی حکومت کو تجویز پیش کی کہ ایک مقابلے کا امتحان کروایا جائے۔ اس کے امتحانی پرچے امریکی ماہرین تیار کریں۔ اس کے تحت ۱۲۰ طلباء کو منتخب کیا جائے جو امریکہ میں آ کر پی۔ ایچ۔ ڈی کریں۔ انہوں نے ۶۰ امریکی تعلیمی اداروں کو اس پر بھی آمادہ کر لیا کہ وہ امریکہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف سے ان طلباء کے اخراجات کا بار اٹھائیں یہ منصوبہ چار سال سے چل رہا ہے اور بڑا کامیاب ہے۔ میں نے سوچا کہ اس طرح کا منصوبہ پاکستان کے لئے کیوں نہیں ہو سکتا چنانچہ میں نے اس منصوبے میں کام کرنے والے امریکیوں سے بات چیت کی کہ پاکستانی طلباء کا بھی اسی قسم کا امتحان لیا جائے اور ان میں سے ۱۲۰ نہیں تو صرف ۱۲ طلباء کو منتخب کیا جائے جو پاکستان سے امریکہ آکر پی۔ ایچ۔ ڈی کریں۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے اس نظریے کی موافقت کا اظہار کیا ہے اور اب یہ معاملہ حکومت پاکستان کو بھیج دیا گیا ہے۔

سوال :۔ اسلامی کانفرنس نے جو سائنس فاؤنڈیشن قائم کیا تھا اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب :۔ یہ اچھی سمت میں ایک حرکت ہوئی ہے۔ میں اس سے بہت خوش ہوں درحقیقت ابتدائی تجویز موجودہ صورت سے بہت اعلیٰ تھی۔ میں نے ۱۹۷۴ء میں مسٹر بھٹو کو اس پر آمادہ کر لیا تھا کہ ایک بلین ڈالر کے سرمایہ سے ایک فاؤنڈیشن قائم کیا جائے اور سربراہی کانفرنس نے اسے تسلیم کر لیا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس بارے میں کچھ نہیں ہوا۔ اس کے بعد ۱۹۸۱ء میں جنرل ضیاء الحق اس پر راضی ہو گئے کہ اس معاملے کو مالف سربراہ کانفرنس میں اٹھائیں۔ فاؤنڈیشن قائم کر دیا گیا لیکن اس کی رقم کو گھٹا کر صرف پچاس ملین ڈالر (۵ کروڑ ڈالر) کر دیا گیا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ دراصل جو رقم اب تک فاؤنڈیشن کو ملی ہے وہ صرف چھ ملین ڈالر ہے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مسلمان حکومتیں اس سے زیادہ دے سکتی ہیں۔

سوال :۔ کیا میں آپ سے ایک ذاتی — بلکہ یوں کہئے کہ ایک نازک سوال کر سکتا ہوں؟۔ احمدیوں کے بارے میں حالیہ صدارتی آرڈیننس کے متعلق آپ کا ردعمل کیا ہے؟۔

جواب :۔ میں اس بارے میں کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا میں ایک بار تو ششدر ہو کر رہ گیا۔ جب میں نے یہ خبر سنی تو میں پیرس میں ایک کانفرنس میں شرکت کر رہا تھا۔ جس کا موضوع تھا۔ "اسلام اور مغرب: مطابقت اور اختلاف" اس کانفرنس میں مجھے اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل جناب حبیب شطی نے مدعو کیا تھا کہ میں اس میں قرآن کا نقطۂ نظر پیش کروں اور میں اس میں شامل ہو کر بڑا فخر محسوس کر رہا تھا۔ میں نے اپنی تقریر کا ایک لفظ بھی نہیں بدلا۔ آرڈیننس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں۔ میں اپنا کام کرتا رہونگا۔ اور میں دین حنیف اور پاکستان سے اپنی محبت جاری رکھوں گا۔ میں ایک پاکستانی پیدا ہوا تھا اور ایک پاکستانی کی حیثیت سے مروں گا۔ میرا سلسلۂ نسب یہیں تشکیل پذیر ہوا ہے۔ میرے آباؤ اجداد ۲۰۰ سال سے یہاں قیام پذیر ہیں۔ اور سات سو سال پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ مجھے میرے ان حقوق سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔

سوال :۔ یہ کہا جاتا ہے کہ توانائی کی چار اقسام میں وحدت کی جو تلاش آپ کو ہے اس کی بنیاد آپ کے ایک خدا پر ایمان رکھنے کے نظریہ میں ہے۔ اور یہ کہ اگر آپ یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ توانائی کی یہ چاروں قسمیں دراصل ایک ہیں تو یہ سائنسی اور مذہبی طور پر ایک انقلاب انگیز کارنامہ ہوگا۔

جواب :۔ ہر شخص کی سوچ اس کی تہذیبی روایات پر مبنی ہوتی ہے جن میں وہ پلا بڑھا ہو۔ میری یہ تہذیبی اقدار "توحید" پر مبنی ہیں اور میری سوچ میں وحدانیت کے نظریہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ میرے ساتھ جن دو سائنس دانوں نے یہ نوبل پرائز حاصل کیا ہے وہ یہودی ہیں اور وہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو خدا کی وحدانیت کا تصور رکھتے ہیں لیکن خود سائنس میں بھی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ جتنے کم سے کم اصول ہو سکیں ان پر اتفاق کیا جائے۔ ان کا ڈھانچہ بڑا یا پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ان اصولوں کو اپنی ذات میں لازمی طور پر مختصر ہونا چاہیئے۔ مثال کے طور پر جینیٹکس GENETICS کے اصول کو لیں۔ یہ بتاتی ہے کہ تمام جانداروں کے جینیٹک اصول مشترکہ ہیں۔ اس صدی کی عظیم ترین دریافت چار بنیادی قوتوں کا علم حاصل ہونا ہے۔ یہ قوتیں برقی مقناطیسی، کشش ثقل، کمزور نیوکلیائی اور طاقت ور نیوکلیائی قوتیں ہیں۔ ہم نے یہ مفروضہ پیش کیا کہ ان میں سے دو یعنی کمزور نیوکلیائی اور برقی مقناطیسی قوتیں دراصل ایک ہی قوت ہے۔ یہ مفروضہ حال ہی میں جینوا کی سرن CERN لیبارٹری نے بڑے شاندار طریق پر ثابت کر دیا ہے اور اس ضمن میں مزید تجربات بھی جاری ہیں یہ Z & W تھیوری۔ اب دیگر سائنسی نظریات اور ریسرچ کے لئے پس منظر کا کام دے رہی ہے۔ اب ہمارا آئندہ کا منصوبہ یہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے۔ کہ طاقتور نیوکلیائی، کشش ثقل اور برقی مقناطیسی کمزور نیوکلیائی قوت۔ یہ تمام قوتیں ایک ہیں ایک واحد متحدہ قوت ہیں۔ لیکن اس میں وقت لگے گا شاید کئی سال لگ جائیں تب اسکو تجرباتی طور پر ثابت کیا جا سکے گا۔ مجھے امید ہے کہ یہ کام میری زندگی میں مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ (مترجم: یوسف سہیل شوق)

"اخبار احمدیہ" بقیہ صفحہ اول

درشد مربی سلسلہ نے بمقام بیگم کوٹ شاہدرہ لاہور میں پڑھا۔

۲۰ ستمبر ۱۹۸۴ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۲۱ ستمبر ۱۹۸۴ء کو مکرم محمد شریف سرہندی صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین)

○ میری بیٹی عزیزہ طاہرہ بشریٰ اہلیہ میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ کی بگڑتی ہوئی حالت کے پیش نظر فیصل آباد کی بجائے لاہور لے آئے ہیں۔ میو ہسپتال میں ڈاکٹروں کے مشورہ سے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ ٹیسٹ مکمل ہونے پر علاج شروع ہوگا۔ بیٹی تکلیف میں ہے۔ تمام احباب کرام سے خصوصی دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ رحم و فضل فرمائے

(فتح محمد خان۔ نیو سمن آباد لاہور)

○ میری خوشدامن محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) دماغ کی شریان پھٹنے اور دماغ میں خون جم جانے کے باعث شدید طور پر بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں (۵) روز سے زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفاء کامل و عاجل سے نوازے۔ آمین!

(عبدالغفار سوئٹل۔
مکتبہ عرفان گولبازار۔ ربوہ۔

(۱) مکرمہ عالم بی بی صاحبہ آف دارالعلوم ربوہ درد گردہ سے بیمار ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

(۲) خاکسار کی ممانی جان اہلیہ مکرم و محترم مسعود احمد خورشید صاحب سنوری کراچی کا ۳۰/۹/۸۴ کو پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ گردے میں بھی پتھری ہے۔ اگر گردے میں سے پتھری نہ نکل سکی تو پھر گردے کا بھی آپریشن ہوگا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ممانی جان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے (آمین)

(ولی الرحمٰن سنوری۔
کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کیلئے وفود کے دورے

عہدیداران اور احباب جماعت سے تعاون کی اپیل

سیالکوٹ، شیخوپورہ اور بہاولنگر کے اضلاع میں توسیع اشاعت الفضل کے لئے دفتر الفضل کی جانب سے نمائندگان بھجوائے جا رہے ہیں۔ امراء کرام، صدر صاحبان محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر صاحبان لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نمائندگان دفتر الفضل سے بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ان نمائندگان کو ایک ٹارگٹ دیا جا رہا ہے۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ہم بھی اور آپ بھی اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق الفضل کی اشاعت زیادہ سے زیادہ بڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین!

(آغا سیف اللہ۔ منیجر "الفضل" ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ
ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالغفور جمن بخش آف سرینام کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ مطلع کیا جاتا ہے کہ مکرم عبدالغفور جمن بخش صاحب ۲۷ اور ۲۸ جولائی کی درمیانی شب مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

آپ جماعت احمدیہ سرینام کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کے والد صاحب جمن بخش صاحب الہ آباد اور والدہ صاحبہ مدراس سے یہاں تشریف لائیں۔ مکرم عبدالغفور صاحب سرینام کے ڈسٹرکٹ COMMWIJNE میں ALKMAAR میں بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ایک اعلیٰ نمونہ کے زمیندار ہونے کی حیثیت سے ملکہ ہالینڈ کی طرف سے امتیازی تمغہ پایا۔ آپ کپڑے کی تجارت بھی کرتے رہے۔ نہایت دیانتداری سے تجارت کرتے رہے اور غریبوں کی خاص رعایت کرتے اور ان سے ادھار کی ادائیگی میں سختی نہ کرتے بلکہ مہلت دیتے۔

۱۹۵۶ء میں جب ٹرینیڈاڈ کے مربی مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب اپنے ساتھ رشید احمد صاحب مربی سلسلہ کو لے کر سرینام تشریف لائے تو مرحوم نے اپنے بیٹے عبدالمجید صاحب کو اپنے مکان میں ٹھہرا کر ان کا مکان مولانا صاحبان کے لئے خالی کرا دیا اور اسی مکان میں ۱۹۵۶ء میں مرحوم اور آپ کے بیٹوں عبدالمجید اور عبدالحمید صاحب مرحوم نے بیعت کی اور جماعت قائم ہوئی۔ مرحوم اور آپ کے بیٹوں نے شدید مخالفت کا دلیری اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ شروع شروع میں آپ کے ہاں نماز جمعہ ہوتی رہی اور دو دفعہ نماز عید بھی وہاں ہوئی۔

مرحوم کو دینی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ اپنے مکان پر مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا جس کو کامیاب بنانے کے لئے مربیان کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔

مرحوم نے جماعت احمدیہ سرینام کے قیام سے قبل ہی اپنے بیٹے عبدالعزیز جمن بخش صاحب کو خدمت دین کے لئے وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کی غرض سے ربوہ بھجوا دیا تھا۔ جو چار سال تک وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرینام میں واپس آ کر خدمت دین میں کچھ عرصہ مصروف رہے۔

مرحوم باوجود مالی فراخی کے سادہ زندگی گزارتے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ دینی تعلیم حاصل کرنے اور نماز باجماعت کی تلقین کرتے تھے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی تھے۔ دعاگو حتی الوسع صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے بڑے مہمان نواز تھے۔ خاص طور پر مربیان سلسلہ کا بڑا احترام کرتے تھے اور خلفائے سلسلہ سے دلی محبت رکھتے تھے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

(محمد اشرف اسحٰق مربی سلسلہ جماعت احمدیہ سرینام)

وقفِ جدید اور احمدی بچے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ چندہ وقفِ جدید کے متعلق اپنی ایک خواہش بیان فرماتے ہیں:۔

"اس چندہ (وقفِ جدید۔ ناقل) کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنی جیب خرچ میں سے تھوڑی رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔"

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

قبل ازیں ۲۰ ستمبر اور ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کی اخبار الفضل میں "ضروری اعلان۔ احباب جماعت توجہ فرمائیں!" کے عنوان کے تحت شائع ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل تجاویز طلب مسائل کے بارہ میں اگر وہ کوئی تجویز رکھتے ہوں تو ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک معین الفاظ میں اپنی تجاویز بھجوائیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء میں مجوزہ قواعد وصیت پیش ہوئے تھے۔ جو بعض ترامیم کے ساتھ منظور کر لئے گئے تھے۔ مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ نظر ثانی کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی (نظارت بہشتی مقبرہ) کے سپرد کئے جاتے ہیں احباب جماعت دوران سال مزید غور کریں اور اپنے مشورے مرکز کو بھجوائیں۔

حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی مفید آراء سیکرٹری کمیٹی قواعد وصیت کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر زیر غور امور کے بارہ میں کسی فیصلہ پر پہنچ کر سفارشات مرتب کی جا سکیں۔ شکریہ!

(۱) ہاؤس رینٹ الاؤنس وغیرہ (آمد سے استثناء کے سلسلہ میں)

ہاؤس رینٹ کی متعدد صورتیں ہیں۔ بعض پرائیویٹ اور نیم سرکاری ادارے اور کمپنیاں اپنے ملازمین کو فرنشڈ (FURNISHED) رہائش مہیا کرتی ہیں۔ اور کرایہ کے لئے کچھ نقد رقم نہیں دیتے۔

بعض ادارے ایک معین رقم بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ عملاً کرائے پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔ بعض ادارے تنخواہ کا ایک معین فی صد بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں۔ اور وہ کرایہ پر اٹھ جانے والی رقم سے عموماً کم ہوتا ہے۔

بعض کیسز (CASES) ایسے ہیں کہ ملازم کا اپنا ذاتی مکان ہے اور وہ اپنے محکمہ سے کرایہ الاؤنس وصول کرتا ہے۔

بعض سرکاری ادارے یا گورنمنٹ اپنے ملازمین کو سرکاری مکان مہیا کرتی ہے اور اس کے عوض ان کو ہاؤس رینٹ نہیں دیتی۔ بلکہ ان کی بنیادی تنخواہ سے پانچ فیصد کٹوتی بھی کرتی ہے۔

یہ مسئلہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ایسا جامع اور مانع قاعدہ تجویز کیا جائے جو ہر شخص کو مطمئن کر دے۔ کہ اس کے ساتھ قربانی کے معیار کے لحاظ سے یکساں سلوک ہو رہا ہے۔ وصیت کی اغراض کی خاطر ایسا قاعدہ بنایا جانا مقصود ہے کہ جو تکلیف مالا یطاق نہ ہو اور قربانی کی وہ روح بھی قائم رہے جو حضرت مسیح موعود قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس مختلف النوع الجھے ہوئے مسئلہ کی صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان دونوں اصولوں کو ملحوظ رکھ کر احباب جماعت غور فرما کر اپنا مشورہ معین صورت میں بھجوائیں۔ تاکہ کوئی حتمی قاعدہ بنایا جا سکے۔

(۲) ایسے موصیان جن کا صرف ایک مکان ہو اور وہ خود اس میں رہائش پذیر ہوں ان کے لئے سہولت کی کوئی صورت پیدا کی جانی مقصود ہے۔

محدود آمد والے موصی صاحبان جو خود اپنے ذاتی مکان میں رہتے ہیں اور ان کی کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ ان کے لئے اپنی آمد میں سے اقساط ادا کرنا مشکل امر ہے۔ احباب جماعت اس کا کوئی ایسا حل تجویز فرمائیں کہ نظام وصیت جس کو حضرت مسیح موعود نے رسالہ "الوصیۃ" میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی روح کو مجروح کئے بغیر ایسے موصی کے لئے سہولت کی کوئی صورت نکل سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی برائے قواعد وصیت نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کے وارث بنیں!

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ

جبوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/- ، زد جام عشق ۶۰/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر پائیوریا ۶/- ،
تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۲/۵۰ ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/- ،

فون: 634

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں!

جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ، ایکسپورٹ کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں!

Mino chan CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU
Cable: MINOCHANN TOKYO—
TOKYO - 153 - JAPAN.

ستار ٹمبر سٹور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیوار، کیل، چیل، پڑتل
کیلئے
۵۳، فیروز پور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
لاہور: فون: 4/06/7

جدید فیشن کے مطابق • سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
• چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون: 52623
63851

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

معیاری سونے کے معیاری زیورات
خریدنے اور بنوانے کے لئے
تشریف لائیں!

کراچی میں

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری شمالی ناظم آباد کراچی:
ٹیلیفون
617069

کراچی میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں!
مکرم شوکت منہاس ۷۱ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی ۲۷
سے حاصل کی جاسکتی ہیں

مطب حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے

اٹھرا۔ بانجھ پن، اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کیلئے امید کی کرن۔ مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو بابک جیولرز

فون نمبرز:
410974
418646
رہائش:
418645
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
۱۱۱ فیروز پور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۰۔ شادمان کالونی لاہور — ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ تعلق
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ — چوک زید کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

خوبصورت اور مضبوط
دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تار کے لگائے جاتے ہیں
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگتا یا درد ہونے کا علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
فون 543
نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے
شبیر آپٹیکل سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت ڈیزائنوں کے ساتھ
مشینی سویٹرز
بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
انیسہ جنرل سٹور
گلی الکیمسٹس - گول بازار - ربوہ

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا - ربوہ:

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں!
بھٹہ خشت کیلئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ
مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں!
ایم احمد اینڈ کمپنی کالری ادنوز
13/2-4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
● کوئٹہ 73048، گھر 73018
فون:
● لاہور دفتر 52836، گھر 306236

اشرف ماربل سٹور
سنگِ مرمر کے کتبہ جات
اور کوٹھیوں مکانوں پر آویزاں کرنے کے لئے
نیم پلیٹ تیار کروانے کے لئے ہمیں خدمت کا
موقع دیجئے!
پروپرائٹر: شیخ محمد اشرف جھنگ صدر والے
اقصیٰ چوک - ربوہ

دوکان برائے کرایہ
ایک عدد دوکان کرایہ کے لئے دینی مطلوب ہے
خواہش مند احباب رجوع فرمائیں:
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ - ربوہ:

اجباب کی اطلاع کیلئے
ہمارا زاہد ہسپتال
بلاک ۱۱ سے بلاک ۱۵ میں منتقل ہوگیا
ہے جس میں ہر قسم کی میڈیکل سہولت
حاصل ہے۔
ڈاکٹر میجر عبدالغفور زاہد
زاہد ہسپتال بلاک ۱۵ سرگودھا
فون ۲۲۹۶، فون رہائش ۴۴۹۶

لندن، نیویارک، پیرس، ناروے،
سویڈن، ڈنمارک، غرض دنیا کے کسی
بھی ملک کے لئے ٹکٹ اور بکنگ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر خدمت اور بہتر
سہولت کے متمنی
المحمود ٹریولز (رجسٹرڈ)
گورنمنٹ لائسنس 564
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 493

نئے سائیکل (سہراب و پیکو)
اور سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت
ملنے کا پتہ:
شفیق سائیکل سٹور
کالج روڈ - ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
● بہتر تشخیص ● مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار - فیصل آباد

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون
685511
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز

برائلر (مرغ) اور انڈے
ہم بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے پولٹری فارم سے ربوہ میں برائلر مرغ، انڈے اور
خوراک فراہم کر رہے ہیں۔ شادی بیاہوں کیلئے خصوصی رعایت۔
تقریبات کیلئے نادر موقع:
عمران برادرز پولٹری ڈسٹری بیوٹرز
نزد ریلوے کراسنگ، ربوہ:

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُرامید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲۰